بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد نمبر ۳۶/۷۱ | اتوار ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ ہجری ، ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش ، ۷ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۴۹

دعاؤں، عبادات اور ذکرِ الٰہی کے مخصوص دینی ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

انصار احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کی پُرزور تحریک

نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنیکی تلقین بھی انصار اللہ کی ذمہ داری ہے

بدرسوم اور تعیش کی زندگی کیخلاف جہاد کرنیکی ہدایت

سائیکلوں پر آنے والوں میں ضلع شیخوپورہ سے ایک ۸۰ سالہ اور تھرپارکر سے ۷۵ سالہ انصار بزرگ بھی شامل ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اجتماع انصار اللہ سے افتتاحی خطاب

ربوہ: ۵ نبوت ۷ نومبر۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع آج یہاں مرکز سلسلہ میں اپنی مخصوص دینی روایات، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے بابرکت ماحول میں شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا اس میں حضور نے انصار کو ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کرنیکی تحریک فرمائی نیز نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تلقین کی ذمہ داری بھی حضور نے انصار پر ڈالی مزید برآں جماعت احمدیہ کے افراد کو بدرسوم اور تعیش کی زندگی سے اجتناب کرنے کے لئے انصار کو ذمہ دار قرار دیا۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے چار بجے شام احاطہ سالانہ اجتماع انصار اللہ میں تشریف لائے۔ پچھلے سال کی طرح امسال بھی یہ اجتماع مسجد اقصیٰ کے صحن میں منعقد ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی آمد پر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور ان کی مجلس عاملہ نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے پنڈال میں داخل ہوتے ہی سٹیج سے مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف نے نعرے لگوائے۔ احباب نے پورے جوش و جذبہ سے ان نعروں کا جواب دیا۔ یہ نعرے مندرجہ ذیل تھے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ خلافت احمدیہ زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع زندہ باد۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ تمام احباب جو حضور کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہو گئے تھے اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان پاکر والہانہ انداز میں جذبہ و جوش سے نعرے لگاتے رہے۔ نعرے تھمنے کے بعد حضور نے السلام علیکم کہا اور احباب کو تشریف رکھنے کے لئے فرمایا۔ اس کے بعد تقریب افتتاح کی باضابطہ کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور مائیک پر تشریف لائے اور تمام انصار نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دوہرایا۔

اس کے بعد حضور واپس اپنی نشست پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔

"مکرم مبارک احمد صاحب تالپور نظم کے لئے تشریف لائیں۔"

مکرم تالپور صاحب نے اپنی خوبصورت آواز میں حضرت اقدس مسیح موعود کا شیریں کلام "حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی" ترنم سے سنایا۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ خطاب کے لئے منبر پر تشریف لائے۔ حضور کا خطاب چار بجے شروع ہوا اور ۴ بجکر ۳۴ منٹ تک جاری رہا اسطرح سے حضور نے ۳۴ منٹ تک خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اسی کی حمد کے گیت گانے چاہئیں کہ جماعت احمدیہ مسلسل نیکی کے ہر میدان میں پہلے سے آگے ہی قدم بڑھاتی جا رہی ہے اور ہمارا ہر اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ بابرکت اور پُررونق ہوتا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اجتماعات میں شامل ہونے والے نئی امنگیں اور نئے ولولے لیکر واپس جاتے ہیں۔ اور ان کا آنے والا سال پچھلے سال سے ہر پہلو سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک ایسا زندہ نشان ہے کہ دنیا کی کوئی مخالفت اس کو جماعت احمدیہ سے نہیں چھین سکی اور دنیا کی کوئی مخالفت اس کو جماعت احمدیہ سے کبھی بھی نہیں چھین سکے گی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسی خدا کے فضل و رحمت اور برکتوں کے سائے تلے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا امسال کے اجتماع انصار اللہ میں اگرچہ بعض پہلوؤں اور ان کے اعداد و شمار کے لحاظ سے معمولی سی کمی ہے مگر مجموعی لحاظ سے آج حاضری میں نمایاں اضافہ ہے۔ مجالس کی تعداد گذشتہ سال کے مقابلے میں قدرے کم ہے یعنی گذشتہ سال کی ۷۲۲ مجالس کی حاضری کے مقابلے میں آج اس وقت ۶۷۱ مجالس حاضر ہیں۔ اور اراکین کی تعداد کے اعتبار سے بہت معمولی یعنی ۳۱ کی کمی ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۶ نبوت ۷ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج پھر سے ناساز ہے۔ متلی کی تکلیف پھر سے عود کر آئی ہے۔

احبابِ کرام التزام اور دلی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے آپ کو اپنے فضل سے ہر بیماری اور تکلیف سے مخلصی بخشے اور آپ کو برکتوں فضلوں اور اپنی رحمتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ نے خاکسار کے ماموں نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۲۸ پر روز جمعرات پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں پیر محمد صاحب مرحوم صحابی حضرت اقدس کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک خادم دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین (نعمت اللہ جاوید جامعہ احمدیہ ربوہ)

✱ مکرم محترم قاضی عبدالمتین عباسی صاحب ایڈووکیٹ سابق قائد ضلع شیخوپورہ کی والدہ محترمہ ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ ان کی بیماری سے تمام اہلِ خانہ پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ عارف اللہ محسن میڈیسن ربوہ)

✱ مکرم میاں عبدالماجد صاحب آف میاں بھائی ۱۰ منٹگمری روڈ لاہور دل کے مریض ہیں بغرض اپریشن لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ابھی اپریشن ملتوی کر دیا گیا ہے احباب کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

اعلان

خلافت لائبریری موسم سرما میں یکم نومبر سے صبح ۷-۴۵ تا اذان نماز مغرب کھلی رہتی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس نئی سہولت سے استفادہ فرمائیں۔

(انچارج خلافت لائبریری)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

ربوہ: ۵ نبوت ۷ نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس خطبہ میں تحریک جدید کے دفتر سوئم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی۔

حضور کے خطاب کا خلاصہ آئندہ شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب

احمدی مستورات کو بھی تبلیغ کے جہاد میں حصّہ لینا پڑیگا

اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہر عورت کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کر سکتی ہے

چھوٹے یونٹ اپنی سکیمیں بھجوائیں جن کی بنیاد پر لجنہ مرکزیہ ایک مرکزی منصوبہ بنائے

لجنہ اماء اللہ اردو میں ماڈل ٹیپیں تیار کر کے ہمیں دے ہم اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کروائیں گے

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ایک دوسرے کا انتظار کئے بغیر بیک وقت یہ کام شروع کر دیں

فرمودہ ۱۶ اخاء ۱۳۶۱ ہش، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء بمقام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۶ اخاء ۱۳۶۱ ہش (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے جو خطاب فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔"

حضور کے خطاب سے قبل تقسیم تمغہ جات کی تقریب عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا:۔

"یہ تمغہ میری بھانجی عزیزہ امۃ الرؤف، جن کو خدا تعالیٰ کے فضل سے باہر ملکوں میں بہت اچھی خدمت دین کی توفیق ملی ہے اور اپنی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے دین کے لیے وقف ہے، وہ پہنائیں گی۔ میں یہ ان کے سپرد کرتا ہوں۔"

جب تمغہ پہنایا گیا تو حضور نے بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ کہکر دعا دی اور فرمایا باقی سب بھی ساتھ یہ الفاظ کہیں۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اس دفعہ سفر یورپ کے دوران مختلف مجالس میں مختلف اخباری نمائندوں نے بہت سے سوالات کئے جن کا ایک حصہ اسلامی معاشرے سے تعلق رکھتا تھا اور عورت سے تعلق رکھتا تھا اور ایک حصہ عمومی مسائل سے

ایسی ہی ایک مجلس کے دوران جو انگلستان کے ایک شہر میں تھی رفتہ رفتہ پریس کے نمائندوں کے اندر ایک تبدیلی محسوس ہونے لگی اور وہ اس طرف مائل ہوتے نظر آتے تھے کہ اسلام کی جو تعریف اور تشریح جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ ایک زندہ رہنے والی اور

غالب آنے والی تشریح

ہے۔ چنانچہ آخر پر ایک نمائندے نے جو سوال کیا اس سے ہمارے اس تاثر کی بڑی بھاری تصدیق ہوگئی۔ اس نے پوچھا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ پر مختلف جگہوں پر بڑے بڑے مظالم ہوئے ہیں اور نہایت ہی خوفناک ابتلاؤں میں سے جماعت گزری ہے، اب اگر آپ غالب آگئے تو آپ لوگوں کا ان سے کیا سلوک ہوگا؟ اس طرز فکر سے معلوم ہوا کہ واقعۃً وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے کہ جس نے بہر حال دنیا پر غالب آنا ہے۔

اس کے جواب میں اچانک مجھے اپنی ایک بیس، پچیس سال یا شاید اس سے بھی پہلے کی خواب یاد آگئی جو بھولی بسری تھی۔ بہر حال اس کا تعلق اس مضمون سے ہے اور اس کا تعلق لجنہ اماء اللہ سے بھی ہے ایک رنگ میں۔ اس لیے گو مختصراً میں نے اس کو وہ خواب بتائی۔ مگر خیال آیا کہ لجنہ کے پہلے اجلاس میں میں اپنی وہ خواب پیش کروں گا۔ وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا اس زمانے میں، کسی ایسے مطلب سے، جس نے بعد میں اپنے وقت پہ آکے ظاہر ہونا تھا۔ ایک خواب آئی اور تعجب پیدا کر کے چلی گئی۔ لیکن بعد کے وقت نے اس کا ایک اور مضمون کھولا جس کا اب کے وقت سے تعلق ہے۔

وہ خواب یہ تھی

کہ ایک کمرے میں کچھ غیر از جماعت دوست ہیں اور کچھ احمدی علماء جو مناظرے کے فن کے ماہر ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ باقاعدہ مناظرہ تو نہیں ہو رہا، لیکن ایک بے تکلف سوال و جواب کی مجلس چل رہی ہے اور رفتہ رفتہ جو مخالف گروہ ہے اس کے اندر پاک تبدیلی کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ ہم نے آپ لوگوں پر اتنے مظالم کئے ہیں کہ اگر آپ غالب آگئے تو آپ ہم سے بدلے اتاریں گے۔ اس لیے کسی قیمت پہ بھی احمدیت کو غالب نہیں آنے دینا کیونکہ اگر تم لوگ غالب آگئے تو ہمیں اپنے ظلم یاد ہیں، ان ظلموں کو یاد کر کر کے تم ہم سے بدلے اتارو گے۔ اس لیے ہمارے قومی مفاد میں ہے کہ آپ لوگ غالب نہ آئیں۔ جب اس نے یہ سوال کیا تو ہمارے علماء کوئی جواب دینے لگے لیکن میرے دل میں ایک بے چینی سی پیدا ہوئی کہ یہ تسلی بخش اور صحیح جواب نہیں دے رہے۔ میری چونکہ اس وقت عمر بھی چھوٹی تھی (میں نے جیسا کہ گزارش کی ہے پچیس سال یا اس سے آگے پیچھے یا اس سے پہلے کی خواب ہے) تو مجھے کچھ شرم محسوس ہوئی کہ میں آگے بڑھ کر جواب دوں جبکہ سلسلہ کے چوٹی کے علماء اور بزرگ موجود ہیں۔ لیکن پھر بے چینی بڑھ گئی اور میں نے محسوس کیا کہ اب یہ شرم کا وقت نہیں رہا،

مجھے آگے آنا چاہیئے

چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر جو اعلان کیا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ اس وقت میں حیران تھا کہ میں یہ کیا کلمات کہہ رہا ہوں۔ نہ اس وقت زبان پہ اختیار تھا، نہ اٹھنے کے بعد سمجھ آئی کہ میں یہ کیا بات کر رہا ہوں۔ میں نے اس طرح بات شروع کی کہ

"میں لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ہوں جو خاص اہم وقت کے لیے بچا کے رکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں اور اپنے وقت پر انہوں نے استعمال ہونا ہے لیکن بعض اوقات ایسی ہنگامی ضروریات پیش آجاتی ہیں کہ ان بعد کے لیے بچائے ہوئے تیروں کو وقت سے پہلے بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ آج ایک ایسا ہی وقت ہے۔"

یہ اعلان ہے جو مَیں نے کیا اور حیران تھا کہ مَیں یہ کیا بات کہہ رہا ہوں اور کیوں کہہ رہا ہوں۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اور نہ اٹھنے کے بعد سمجھ آئی۔ اس لیے یہ خواب فراموش ہو گئی ذہن سے۔ اگلی بات میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا صحیح جواب مَیں آپ کو دیتا ہوں ہمارا اور آپ کا مقابلہ ایسا مقابلہ نہیں ہے جیسے دو دشمنوں کا مقابلہ ہوا کرتا ہے۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ تو

عاشق اور معشوق کا

محبت کرنے والے اور محبوب کا مقابلہ ہے۔ جب محبت کرنے والے کو اپنے محبوب پر فتح نصیب ہوتی ہے تو وہ بدلے نہیں اتارا کرتا۔ وہ پاؤں پڑتا ہے اور منتیں کرتا ہے اور کہتا ہے ہم سے جو غلطی ہوئی تم وہ معاف کر دینا۔ تم نے جو دکھ دیئے ہم نے ان کی لذتیں پائیں۔ لیکن ہم سے جو کوتاہیاں ہوئیں اور ہم تمہارے پیچھے پڑے اور تمہاری دلآزاریاں ہو گئی ہوں گی ہم ان کی معافی چاہتے ہیں۔ اس لیے عاشق کی فتح تو یہ رنگ رکھتی ہے۔ اس میں محبوب کے لیے کسی خوف کا سوال ہی نہیں۔ پہلے بھی وہ گرا رہتا ہے، بعد میں بھی گرتا ہے اور قدموں پہ جھکتا ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو اطمینان کی ایک عجیب لہر دوڑ جاتی ہے مدّ مقابل گروہ پر اور وہ پوری طرح مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہاں، ان سے ہمیں کسی حالت میں خوف نہیں۔ خواہ یہ غالب ہوں خواہ یہ مغلوب ہوں ان سے سوائے رحمت کے اور کچھ ہماری طرف جاری نہیں ہو گا۔

یہ وہ خواب تھی، جب اس نے سوال کیا، تو اچانک مجھے یاد آئی اور مَیں نے سوچا کہ چونکہ لجنہ اماء اللہ کا نام اس میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا اس لیے اس میں ضرور کوئی معنے ہوں گے۔ مَیں غور کرتا رہا۔ یعنی انگلستان میں اس وقت جب خواب یاد آئی اس کے بعد کے عرصہ میں جب مَیں نے غور کیا تو اس میں کئی باتیں میرے ذہن میں آئیں۔

ط۔ لجنہ اماء اللہ اگرچہ ہمارے ہاں عورتوں کی تنظیم کا نام ہے لیکن درحقیقت لجنہ ایک ایسے گروہ کو کہتے ہیں جو مردوں کا بھی ہو سکتا ہے، عورتوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ عربی کا وہ لفظ ہے جو مردوں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، صرف عورتوں کے لیے نہیں۔ چنانچہ اسی بنا پر بعض عرب ممالک میں یہ کہہ کر

غلط فہمی پھیلائی گئی

جماعت احمدیہ کے متعلق کہ لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ کی اس فوج کا نام ہے جو نعوذ باللہ من ذالک اسرائیل کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔ عربوں پر حملہ کرنے کے لیے۔ ایسی جاہلانہ باتیں بھی دشمنوں نے وہاں پھیلائیں۔ لیکن عربی نقطہ نگاہ سے چونکہ یہ قابلِ تسلیم بات تھی کہ لجنہ مردوں کے کسی گروہ کا نام ہو اس لیے وہ بات وہاں چلائی اور تھوڑی دیر چل گئی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں تو خدا کے فضل سے لجنہ عورتوں کی تنظیم ہے اور مردوں کی بھی کوئی تنظیم فوجی نوعیت کی نہیں اور اگر ہوتی بھی تو وہ اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف ہی استعمال ہونی تھی ان کے حق میں تو استعمال نہیں ہو سکتی تھی۔ بہر حال لجنہ کا ایک مفہوم مجھے یہ سمجھ آیا کہ اللہ تعالیٰ کی جو فوج ہے اسکی طرف اشارہ ہے جس میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی شامل ہیں اس لیے کوئی تخصیص نہیں ہے۔

دوسرے مجھے یہ خیال آیا کہ اس طرف بھی اشارہ ہے کہ لجنہ کو بھی اس فوج میں شامل کیا کیا جائے۔ مجاہدین کی صفِ اوّل میں

عورتوں کو بھی شامل ہونا چاہیئے

کیونکہ لجنہ، ہمارے ہاں، معروف معنی عورتوں کی تنظیم کے رکھتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لفظ لجنہ (خواب میں۔ ناقل) اس لیے استعمال فرمایا تاکہ توجہ اس طرف منتقل ہو کہ جب تک میدانِ جہاد میں عورتوں سے پورا کام نہیں لیا جائے گا صحیح معنوں میں کام نہیں ہو گا، صحیح معنوں میں اسلام کی فتح کے دن قریب نہیں آئیں گے۔

تیسرا خیال مجھے یہ آیا (اور وہ ضمنی ہے اور سرسری ہے) کہ چونکہ میری والدہ کا لجنہ سے ایک بہت پرانا، خادمانہ تعلق رہا ہے اور بچپن میں ہم نے یہی دیکھا کہ جب حضرت امی جان سیدہ امۃ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدر ہوا کرتی تھیں تو میری والدہ جنرل سیکرٹری ہوا کرتی تھیں اور عموماً جنرل سیکرٹری کی مصروفیات وقت کے لحاظ سے بہت ہوتی ہیں۔ اس لیے عموماً پرانی عورتیں خدمت کرنے والیاں، مختلف تحریکات کے وقت پروگرام بنانے والیاں ہمارے گھر اکٹھی ہوا کرتی تھیں اور بعض دفعہ بلکہ اکثر اجلاس بھی وہاں ہوتے تھے اور درس قرآن مجید بھی حضرت مصلح موعود وہیں دیا کرتے تھے اس لیے

میرے بچپن کا لجنہ سے ایک تعلق

رہا ہے۔ اُس وقت تو وہ تعلق میرے لیے ایک تکلیف کا تعلق تھا۔ کیونکہ بعض دفعہ باہر نکلتے ہوئے شرماتا تھا۔ کپڑوں کا بُرا حال، پھٹے ہوئے، بٹن ٹوٹے ہوئے، نکر ایک ہاتھ سے سنبھالی ہوئی اور حلیہ بگڑا ہوا اور شرم آتی تھی کہ باہر کس طرح نکلوں۔ مجھے یاد ہے میں کئی دفعہ ناشتہ ہی نہیں کرتا تھا شرم کے مارے کہ باہر عورتیں بیٹھی ہیں، مَیں نکلوں کس طرح؟ اور کپڑوں کی نہ مجھے ہوش تھی، نہ میری والدہ کو ہوش تھی کہ مجھے کپڑے پہنائیں۔ اس وجہ سے لجنہ سے ایک تکلیف کا تعلق بھی تھا۔ پھر ہر ہفتے درسِ قرآن ہوا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہمیں نماز کے بعد سونے کی عادت تھی، اب بھی ہے۔ حضرت مصلح موعود چونکہ نماز کے بعد سویا کرتے تھے اس لیے سارے بچوں کو عادت تھی کہ نماز کے بعد سو جائیں اور اس کے بعد ذرا لیٹ ناشتہ کریں اور اس دن ابھی آنکھ نہیں لگی ہوتی تھی کہ لجنہ کی عورتیں آکے ہمارے بستر لپیٹ دیا کرتی تھیں اور اگر کوئی بچہ نہیں اٹھتا تھا تو بستر میں بچوں کو لپیٹ دیتی تھیں۔

اس لیے ایک تکلیف کا تعلق بھی لجنہ سے ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے لیکن جب وہ تعلق یاد میں ڈھلا تو وہ

ایک فخر کا تعلق

بن گیا، ایک محبت کا تعلق بن گیا اور خدمت کرنے والیوں کی یاد آکر دل میں مسرت کی لہریں دوڑتی رہیں کہ قادیان کے زمانے میں کیسا پیارا منظر ہوتا تھا۔ عورتیں کس شوق اور محبت کے ساتھ خدمتِ دین میں آگے آیا کرتی تھیں۔ عجیب عجیب نظارے ہم نے دیکھے اس تعلق کی بناء پر۔ ایسے حیرت انگیز نظارے تھے کہ جو ہمیشہ کے لیے دل پر نقش ہو گئے کبھی بھلائے نہیں جا سکتے تھے۔

ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ ایک عورت حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اپنے زیور پیش کر رہی ہے۔ حضور جانتے تھے کہ اس کی مالی حالت ایسی ہے کہ اس سے پوری قربانی نہیں لینی چاہیئے۔ حضور انکار کر رہے تھے۔ روتے روتے

اسکی ہچکیاں بندھ گئیں

اس قدر زار زار روئی کہ حضور، میں نہیں جاؤنگی جب تک مجھ سے قبول نہ کر لیں۔ آخر مجبور ہو کر حضور کو وہ زیور خدمتِ دین کے لیے قبول کرنا پڑا۔ یہ ایسا حیرت انگیز وقت تھا کہ بچپن کے باوجود دل پہ ہمیشہ کے لیے ایسا رسم ہوا، ایسا لکھا گیا گہرے حروف میں کہ جس طرح چیز کھودی جاتی ہے اور ان مٹ نشان بن گیا۔

اور بھی بہت سے پاکیزہ نظارے دیکھے۔ وہاں باجماعت نمازیں ہوتی تھیں اور خاص وقتوں میں جبکہ جماعت پر ابتلاء آیا کرتے تھے مختلف مستورات ہمارے گھر میں اکٹھی ہوتیں۔ باجماعت نماز ہوتی۔ عورت ہی نماز پڑھاتی۔ عورتیں پیچھے نماز پڑھتیں اور اس وقت عجیب گریہ وزاری کا عالم ہوتا تھا۔ کئی ابتلاء آئے احمدیت پہ جن میں عورتوں نے قربانی میں بہت پیش پیش حصہ لیا۔

اس لیے گو مَیں نے یہ کہا کہ تکلیف کا تعلق تھا، لیکن یہ تکلیف ایسی حسین، ایسی دلگداز یادوں میں ڈھل گئی کہ ہمیشہ کے لیے لجنہ کے نام کے ساتھ ایک محبت اور ذاتی تعلق پیدا ہو گیا۔ یہی وجہ ہے شاید کہ اور باتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے وہاں لجنہ کا لفظ، نام استعمال فرمایا، میرے اس قلبی اور ذاتی تعلق کے اظہار کی خاطر۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے گزارش کی ہے اس زمانے میں وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس خواب کا کوئی ایسا مطلب ہے جو بعد میں پورا ہونا ہے اور نہ مقام تھا کہ اس خواب کا اظہار کرتا کسی سے۔ اور یہ بہت ضروری ہے، ورنہ شیطان نفس کو دھوکے دیتا ہے اور نیکی کی راہ سے ہٹا کر ظلمت اور گمراہی کی راہ پہ ڈال دیتا ہے۔ اس لیے

بہت بڑا خوف کا مقام

ہوتا ہے۔ جب اس قسم کی کوئی رؤیا کسی کو نظر آئے تو اسکو اللہ تعالیٰ کا خوف کرنا چاہیئے، استغفار کرنی چاہیئے۔ لیکن اب میں آپ کو اس لیے بتا رہا ہوں کہ اب میرا فرض ہے کہ آپ کو ان باتوں سے آگاہ کروں اور وہ مخفی پیغامات، جو بھی ہیں، اس قسم کی رؤیا میں وہ آپ کے سامنے کھول کر رکھوں۔

بنیادی طور پر، میں سمجھتا ہوں، سب سے اہم مطلب جو اس کا ہے وہ یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ لجنہ کو یعنی

احمدی مستورات

کو جہاد میں حصہ لینا پڑے گا۔ چنانچہ باہر یورپ میں، اس رؤیا کے یاد آنے کے بعد خاص طور پر مستورات کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور عجیب اتفاق ہے کہ جب میں پاکستان سے ابھی روانہ بھی نہیں ہوا تھا لجنہ کے دو وفود ملنے آئے۔ دونوں کو میں نے، بغیر اس کے کہ میرے ذہن میں یہ خواب ہو، پہلے ہی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ تو مستورات کو بہر حال اب مجاہدے میں شامل ہونا پڑے گا۔ کس رنگ میں؟ یہ فیصلہ مستورات خود کریں گی۔ کیونکہ قرآن کریم تبلیغ کے مضمون کو حکمت کے ساتھ باندھتا ہے۔

اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل آیت: ۱۲۶)

کہ حکمت کے ساتھ اس کام کو سرانجام دو۔ اور حکمت کے تقاضے یہ ہیں کہ حسبِ حالات

الگ الگ لائحہ عمل

تجویز کیا جائے۔ عورتیں ایک خاص مقام اور احترام رکھتی ہیں۔ اس لیے جماعت کسی ایسی سکیم کی اجازت تو نہیں دے سکتی کہ جس میں عورت کا جو منصب ہے احترام کا، اسکو کسی قسم کی گزند پہنچ سکے یا کسی رنگ میں زخم آجائے۔ اس لیے ایسی کوئی سکیم منظور نہیں ہو سکتی۔ لیکن اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے، اپنے حالات کے پیشِ نظر ہر عورت کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کر سکتی ہے۔ اس کے تعلقات کے دائرے ہیں، اس کی سہیلیاں ہیں، ان کو اپنے گھر میں چائے پہ بلا سکتی ہے۔ وہاں تو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ غلط فہمی پیدا ہو یا دلآزاری ہو۔ اپنی محبت والیوں کو بلائیں۔ ان کے گھر جائیں۔ ان سے باتیں کریں۔ اور ہر احمدی خاتون کو خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو، تبلیغ میں جھونک دیں۔

اس کے لیے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ایک

مرکزی منصوبہ

بنانا ہوگا جس کا تعلق تمام دنیا کی لجنات سے ہو، صرف پاکستان سے نہیں۔ اور طریق کار یہ ہو گا کہ چھوٹے یونٹ اپنی اپنی سکیمیں بنائیں اور مرکزی لجنہ کو ہدایت اور راہنمائی کے لیے بھجوائیں اور ان کی جو اجتماعی شکل بنتی ہے اس پر غور کرنے کے بعد مرکزی منصوبے کے اعداد و شمار ظاہر ہوں گے۔ مثلاً شیخوپورہ ہے، سرگودھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں بڑی کام کرنے والی مجالس ہیں لجنہ کی۔ اگر وہ یہ کام کر رہی ہیں تو ایک باقاعدہ چھوٹا منصوبہ بنانا چاہیئے اور اس کی منظوری لینی چاہیئے تاکہ اس میں کوئی ایسا پہلو نہ آجائے جو کسی لحاظ سے بھی حکمت کے خلاف ہو یا کسی پہلو سے بھی ملک کی فضا کو مکدر کرنے کا کردار ادا کرے۔ بہر حال ہم نے امن کو قائم رکھنا ہے۔

اور قیام امن اسلام کے پھیلاؤ کے لیے لازمی حصہ ہے۔ ان دونوں کا ایسا جوڑ ہے جسے دنیا میں کبھی کوئی الگ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ جو الزام لگانے والے ہیں اسلام پر کہ تلوار کے زور سے پھیلا ان کا ایک بہت ہی

پیارا اور منہ توڑ جواب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا اور انہی سے میں نے یہ نکتہ سیکھا کہ اگر اسلام تلوار سے پھیلا تھا تو جنگ کے زمانہ میں اسلام کی تبلیغ زیادہ تیز ہونی چاہیئے۔ اور مسلمان ہونے والوں کی نسبت بہت تیزی کے ساتھ بڑھنی چاہیئے اور چونکہ تمہارے نزدیک یہ تلوار کا مذہب ہے اس لیئے امن کے زمانے میں اس کے برعکس شکل نظر آنی چاہیئے۔ یہ معقول اصول قائم کرنے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کے اعداد و شمار پیش کئے کہ جب جنگیں ہو رہی تھیں یعنی مظالم کے لمبے دور کے بعد اسلام کو جب دفاع کی اجازت ملی تو اسلام کا پھیلاؤ رک جاتا ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضؓ نے ایک جنگ کے بعد کے، پھر دوسری جنگ کے بعد کے تمام اعداد و شمار اور کوائف پیش کئے کہ اس وقت اتنے اتنے مسلمان تھے اور پھر یہ ثابت کیا کہ جب جنگیں ختم ہوتی ہیں اور حضور اکرم کی زندگی کے صرف ایک دو سال باقی ہیں تو آناً فاناً اس دو سال کے عرصے میں تمام عرب مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو یہ عجیب جنگ کا مذہب ہے کہ جنگ کے زمانے میں تو پنپتا نہیں اور امن کے زمانے میں پنپنے لگ جاتا ہے۔

پس چونکہ ہم اسلام کے دعویدار ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمارا یہ دعویٰ ہم سے چھین نہیں سکتی کہ ہم مسلمان ہیں خدا کے فضل سے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے۔ یہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اس کی خاطر ہم ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔ لیکن اس دعویٰ میں ہی

امن کی تعلیم

ہے کیونکہ مسلم کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ فرمائی کہ جس کے ضرر سے شر سے، جس کی زبان سے، جس کے قول و فعل سے دوسرے آدمی محفوظ رہیں یعنی کسی کو کسی نوع کا بھی دکھ نہ پہنچائے تو چونکہ ہم سچے مسلمان ہیں اور اس دعوے میں سچے ہیں، اس لیے ہمارا لازمی فرض ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعے سے اس بات کو ثابت کریں

اور مسلمان کی اس تعریف کو پیشِ نظر رکھیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خود فرمائی ہے یعنی ایک مسلمان آنحضورؐ کی نظر میں کیا ہے؟ اس رنگ میں تعریف ہے۔ فرماتے ہیں وہ جس کی زبان سے، جس کے قول سے، جس کی اداؤں سے کسی رنگ کا بھی ضرر کسی کو نہ پہنچے اور ہر ایک محفوظ رہے، کیونکہ مسلم کا لفظی ترجمہ ہی ہے امن دینے والا۔ تو نام تو امن دینے والا ہو اور شر پھیلا رہا ہو۔ نام تو امن دینے والا ہو اور گالیاں دے رہا ہو اور گالی کا جواب گالی سے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہا ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کم از کم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا وہ غلام نہیں بن سکتا جس کی آپؐ نے یہ تعریف فرمائی ہے۔

اس لیے اس بات کو پیشِ نظر رکھنا پڑے گا کہ اس سکیم کے اندر کسی رنگ میں بھی دلآزاری کا کوئی پہلو بھی نہ ہو۔ سوائے محبت اور رحمت کے اور کوئی جذبہ اس تبلیغ کے پیچھے نہ ہو۔ اور محبت اور رحمت کا جذبہ یقیناً غالب آیا کرتا ہے۔ اسکو دنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہیں کر سکتی۔ اس لیے اس جذبہ کے ساتھ قربانیوں کے لیے تیار ہوتے ہوئے، بنی نوع انسان کی ہمدردی اختیار کرتے ہوئے، یہ فیصلہ کر کے کہ اگر اس راہ میں گالیاں بھی پڑتی ہیں تو گالیاں کھائیں گے اور

مسکرا کر گالیاں کھائیں گے

اور بتائیں گے کہ ہم حوصلے والے لوگ ہیں، ہم حضور اکرمؐ کے غلام زادے اور غلام زادیاں ہیں، ہمارے دل چھوٹے نہیں ہیں، تم گالیاں دیتے چلے جاؤ اور ہم تمہیں دعائیں دیتی چلی جائیں گی۔ اس حوصلے کے ساتھ، اس عزم کے ساتھ آپ نے تبلیغ کا منصوبہ بنانا ہے۔

اس میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو کئی قسم کے کام کرنے ہیں۔ وہ مختصراً میں آپ کے سامنے رکھتا رکھتا ہوں کیونکہ میں نے ابھی اطفال الاحمدیہ کے اجلاس میں بھی جانا ہے۔ بعد میں ہماری والدہ سیدہ امّ متین سلمہا اللہ یا جو بھی نیا صدر منتخب ہو وہ وقتاً فوقتاً مجھ سے ہدایت لے سکتی ہیں۔ لیکن منصوبے کے جو خدوخال ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اس کا کچھ حصہ یورپ کی مجالس میں میں کھول آیا ہوں۔ پہلے ہی ایک تو مرکزی منصوبہ بنا کے،

اعداد و شمار اکٹھے کر کے

یہ معلوم کرنا ہے کہ مختلف لجنات اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتنی بڑی کمندیں ڈالنے کا منصوبہ بنا رہی ہیں۔ کتنی بلند کمندیں ڈالنا چاہتی ہیں اور ان کے پاس کیا کیا ذرائع ہیں اور ان کے لیے کون سا معقول اور مناسب لائحہ عمل تجویز کر کے منظور کر لیا گیا ہے۔ اس کی آخری منظوری وہ مجھے دکھا کر لے لیا کریں۔ ایک تو جو جو فیچرز (FEATURES) ایک دفعہ منظور ہو جائیں کہ یہ طریق کار ٹھیک ہے۔ اس کی دوبارہ منظوری لینے کی ضرورت نہیں۔ تمام دنیا کی لجنات سے اس طرح منصوبہ بندی کروائی جائے اور باقی ملکوں میں ملک وار کروائی جائے، لیکن وہ پہلے اپنی مجالس سے کروائیں۔ مثلاً انگلستان ہے، تو وہاں لجنہ کی جتنی بھی مجالس ہیں وہ انفرادی طور پر و انفرادی طور سے مراد ہے لجنہ کا ہر شعبہ، ہر شاخ، اپنا منصوبہ بنا کر اپنے ملک کو بھیجیں اور اس ملک کی مرکزی مجلس عاملہ اپنے ملک کے حالات کے مطابق غور کرے اور امیر سے منظوری لیکر اس کی سفارشات کے ساتھ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھیجیں۔ اور اعداد و شمار کی جو آخری شکل بنے گی وہ بھی پیش کی جائے کہ اتنی لجنات ہیں۔ وہ اس طرح منصوبہ بنا کر حصہ لیں گی اور آئندہ سال کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ، اتنی احمدی بنانے کی سکیم ہے خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔

دوسرے ہے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ذمہ داری کہ اس منصوبے کو کامیاب کرنے کے لیے ان کی مدد کریں۔ اس میں دو قسم کے پروگرام خصوصیت کے ساتھ پیشِ نظر رہنے چاہیئں۔

— ایک ہے لٹریچر کے ذریعے ان کی ضروریات مہیا کرنا

— دوسرا ہے صوتی ذرائع سے ان کی ضروریات مہیا کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوتی ذریعے

اللہ تعالیٰ نے آجکل دین کی خدمت کے لیے اس لیے مہیا فرمائے ہیں کہ ان میں بہت سے فوائد ہیں، جو تحریری ذرائع میں نہیں ہیں مثلاً اشاعت کے سلسلے میں ایک تو تاخیر بہت ہو جاتی ہے۔ اخراجات بہت درپیش آتے ہیں اور پھر بعض ملکوں کے حالات ایسے ہیں جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے امن کے مفاد کے خلاف ہے کہ بغیر سنسر کے دینی مواد چھپنے دیا جائے۔ یہ دقتیں بھی ہیں۔ اس لیے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ان کا مفاد کس طرح SERVE ہو رہا ہے اور ان کے مفاد کی حفاظت کیسے ہو سکتی ہے۔ اور اس غرض سے وہ جو فیصلہ کرتے ہیں وہ فیصلہ صحیح بھی ہے کہ نہیں اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں۔ ہمیں تعاون کرنا ہے جہاں تک ممکن ہے اور ہم تعاون کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس نے جو عارضی مشکلات ہیں، ان کے باوجود یہ کام کروانے ہی کروانے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت اشاعتِ اسلام کی راہ میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔ مگر بہر حال وقتی مصالح ہر قوم کے الگ الگ ہوتے ہیں۔ وہ ان مصالح کی پیروی کرتے چلے جائیں، ہم اپنے مصالح کی پیروی کرتے رہیں گے۔ ان مشکلات کے مقابل پر یہ راہ جو ہے۔ صوتی ذرائع کا استعمال یعنی آواز کے ذرائع کا استعمال، یہ ایک بہت ہی کارآمد ذریعہ ہے۔ اس میں وڈیو ٹیپ ریکارڈنگ شامل ہے اس میں کیسٹ ریکارڈنگ شامل ہے۔

چنانچہ کئی طریق پر اس کا استعمال کر کے لجنہ نے

پہلے اردو میں ماڈل

بنائے ہیں۔ پھر ان کے تراجم کرتے ہیں عربی میں، انگریزی میں، انڈونیشین میں، افریقن زبانوں میں، اسی طرح جاپانی میں، چینی میں، اٹیلین میں اور یورپ کی دوسری زبانوں میں۔ بیس پچیس بڑی بڑی زبانیں جو دنیا میں بولی جاتی ہیں ان میں پہلے ہر کیسٹ کے ماڈل تیار ہوں گے۔ ترجمہ کروانے کا کام ہم کروائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لجنہ جب وہ ٹیپ تیار کر کے ہمیں دے گی تو ہم اس کا ترجمہ کروا کے ان کو ٹیپ واپس کر دیں گے۔ پھر وہ REPRODUCE کر کے ہر ملک کو نمونے کی ٹیپیں بھجوائیں گی۔ ان سے کہیں گے اس میں سوال و جواب ہیں ان مسائل سے متعلق جو عموماً پاکستان میں پیش آتے ہیں۔ یہ جو ٹیپ ہے اس میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تلاوت صحت کے ساتھ کی گئی ہے یعنی خصوصیت کے ساتھ ایسی آیات کی جو غیر معمولی طور پر دل پر اثر کرنے والی ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتی ہوں، جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تعارف پر مشتمل ہوں، جن میں صحابہ کا ذکر ہو، جن میں تبلیغی مسائل ہوں، جن میں اختلافی مسائل ہوں، جن میں دنیا کے عام مذاہب کو چیلنج کیا گیا ہو، ایسی آیات کا انتخاب کر کے نہایت ہی پاکیزہ آواز میں اور اچھے تلفظ کے ساتھ ان کو ریکارڈ کیا جائے۔ اس کے بعد ان ساری زبانوں میں ترجمے کیے جائیں اور اس طرح یہ ٹیپ تمام دنیا کی لجنات کو مہیا کی جائے۔

میں نے دیکھا ہے باہر (ماشاء اللہ) بعض بہت اچھی تلاوت کرنے والی احمدی خواتین ہیں، تو بیشتر اس کے کہ یہ فیصلہ کریں کہ کس کی آواز میں ریکارڈنگ کروائی جائے۔

ایک مقابلہ

ہو سکتا ہے۔ تمام دنیا کی لجنات کو لکھا جا سکتا ہے کہ آپ ہمیں، جو بہترین آواز والی، اچھے تلفظ والی خواتین ہیں ان کی آواز کی ریکارڈنگ کا نمونہ بھجوائیں۔ پھر مختلف آوازوں میں ریکارڈنگ کا یہ پروگرام چل سکتا ہے، آٹھ دس خواتین کی آوازوں ہی میں جو آپ ساری دنیا میں سے چنیں قرآن کریم کے مختلف حصے ٹیپ کروائے جا سکتے ہیں۔ کسی کو کوئی آواز پسند ہوتی ہے، کسی کو کوئی پسند ہوتی ہے۔ کسی کے دل پر کسی خاص آواز کا اثر ہوتا ہے، کسی کے دل پر کسی اور خاص آواز کا۔ اس لیے ضروری نہیں کہ آپ کو جو ایک آواز پسند آئے وہی ساری دنیا کو بھی پسند آجائے گی۔ مختلف طرز میں پڑھنے والیاں ہیں۔ مختلف آواز کی گہرائی میں پڑھنے والیاں ہیں۔ کوئی باریک آواز سے پڑھتی ہے۔ کوئی نسبتاً موٹی آواز سے۔ کوئی ٹھہر ٹھہر کر کوئی نسبتاً تیز، کوئی اونچی آواز سے اور کوئی مدھم آواز سے پڑھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آواز کی مختلف قسمیں بنائی ہیں۔ ان مختلف نمونے کی لجنات سے تلاوت کرائیں، ان کے ترجمے کریں اور پھر ساری زبانوں میں ان کے ترجمے ہوں۔ اور اس کا طریق یہ ہو گا کہ آپ نے صرف اس وجہ سے تلاوت نہیں کروانی کہ ان کو صوتی لحاظ سے لذت حاصل ہو، بلکہ صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا بھی آجائے۔ اس لیے لازماً ایسی تلاوت میں ذرا مختلف طریق کار اختیار کرنا پڑے گا۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ اسے پہلے اس آواز میں پڑھا جائے۔ (حضور نے ٹھہر ٹھہر کر اور علیحدہ علیحدہ پڑھ کر بتایا) پھر اس کا ترجمہ بتایا جائے کہ اس کا یہ ترجمہ ہے۔ اس کو جب اکٹھا پڑھتے ہیں تو اس طرح پڑھتے ہیں (چنانچہ حضور نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ روانی سے پڑھ کر بتایا)۔ پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اور اس کا ترجمہ ٹھہر ٹھہر کر، الفاظ کو الگ الگ کر کے بتایا جائے اور پھر اکٹھا کر کے۔ اس کے بعد تلاوت کا نمونہ آئے۔ اور ایک بہت ہی پیاری آواز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تلاوت کی جائے۔ اسی طرح باقی چھوٹی سورتیں یا آیات منتخب کر کے ان کے ساتھ بھی بالکل اسی پروگرام کے مطابق سلوک کیا جائے۔ بعد میں پھر یکجائی صورت میں تمام آیات کی اکٹھی تلاوت ہو۔

جو تبلیغ کا حصہ ہے اس سے قرآن کریم کو، خواہ وہ کسی مضمون سے تعلق رکھتا ہو، الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ

قرآن کریم میں ایک اتنا گہرا ذاتی اثر

ہے کہ خواہ یہ اختلافی مسائل پر بحث کر رہا ہو، یا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے اوپر بات کر رہا ہو، غیروں کے اوپر بہت ہی گہرا اثر کرتا ہے۔ ناروے میں ہم شمال کی طرف گئے تو واپسی پر دو راتیں ہم باہر ٹھہرے سیر کا پروگرام تھا۔ جس ہوٹل میں ٹھہرے وہاں امریکنوں کا ایک بہت بڑا قافلہ بھی آیا ہوا تھا۔ صبح اٹھ کر ہم نے باہر صحن میں نماز پڑھی۔ رات مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی باہر صحن میں پڑھیں۔ اس کے ساتھ ہوٹل کے کمرے تھے۔ جن میں وہ مہمان ٹھہرے تھے۔ صبح ایک امریکن نے ہمارے ایک احمدی دوست سے ذکر کیا کہ جب تم لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو جو آواز تھی، جو کلام تم پڑھ رہے تھے، ہمیں سمجھ تو نہیں آ رہا تھا مگر اتنا گہرا اثر تھا طبیعت پر کہ ہم لوگ باہر بالکونی میں نکل کر وہ سننے لگ گئے تھے۔

تو کلامِ الٰہی میں ایک بہت پاکیزہ اور گہرا اثر ہے اور

تبلیغ کے لئے انتہائی موزوں

اور سب سے مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ کلامِ الٰہی غیروں کو سنایا جائے اور ساتھ ساتھ اس کے ترجمے بھی پیش کیے جائیں۔

تو RECITATION ہو۔ پھر بعد میں اکٹھا ترجمہ بھی پڑھ دیا جائے تاکہ وہ ان ٹکڑوں کو دوسروں کے لیے بھی استعمال کر سکیں۔

اسی مضمون میں اسی نہج پر حدیث کی ٹیپیں تیار کی جائیں اور خصوصیت کے ساتھ وہ احادیث اختیار کی جائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان ہو اور مستورات کی تربیت کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہوں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے الفاظ سے بہتر اور مؤثر الفاظ کسی انسان کو نصیب نہیں ہوئے تربیت کے معاملے میں۔ ایک چھوٹا سا ایسا پیارا کلمہ آپ بیان فرما دیتے ہیں کہ وہ سیدھا دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور کوئی طاقت بھی اس کو روک نہیں سکتی۔ دل میں جذب ہونے سے۔ اس لئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کلام میں چھوٹی چھوٹی احادیث کا انتخاب کر کے ان کو بھی ریکارڈ کیا جائے۔ یہ احادیث کا مضمون ہو جائے گا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ہے جو اس زمانے میں تمام انسانوں کے کلاموں سے زیادہ پُرشوکت کلام ہے اور بہت ہی گہرا اور پُر اثر کلام ہے۔ دراصل کلام کی عظمت کا راز اس کی صداقت میں پنہاں ہوتا ہے۔

یہ اصول یاد رکھیں

کیونکہ یہ اصول آپ کو تبلیغ میں کام آئے گا۔ جتنا سچا انسان ہو، جتنا سچائی سے بات کرنے والا ہو اتنا ہی اس کا کردار سچائی میں ڈھلنے لگتا ہے اور اتنا ہی اس کی آواز میں وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کا دوسرا نام قوت قدسیہ ہے۔ بظاہر وہی الفاظ ہوتے ہیں جو عام بنی نوع انسان استعمال کرتے ہیں۔ لیکن انہی الفاظ میں ڈھلا ہوا کلام بظاہر ایک عام انسان کر رہا ہے۔ لیکن اس کے اندر ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اس میں غیر معمولی جذب اور اثر پیدا ہو جاتا ہے۔

تو اس سے آپ یہ نکتہ بھی سمجھ لیں کہ اگر آپ نے کامیاب مبلغات بننا ہے تو آپ کو سچائی اختیار کرنی پڑے گی۔ ایسی گندی عادتیں ہمارے معاشرے میں پڑ چکی ہیں کہ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمارا ہر گھر سچائی پر قائم ہے۔ مذاق میں جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ بچے جھوٹ بول رہے ہیں عورتیں اس کو برداشت کرتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کوئی بات نہیں بچہ جھوٹ بول رہا ہے۔ جھوٹ بول کر دھوکہ دیتا ہے۔ سارے ہنستے ہیں کہ آج اس نے کمال کر دیا۔ فخر سے بچہ بولتا ہے میں تو یونہی کہہ رہا تھا، گپ مار رہا تھا اور کیسے بے معنی اور کھوکھلے فخر کے ساتھ ماؤں کی نگاہیں اس پر پڑتی ہیں اور وہ اپنی گندی عادات میں پختہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کی طرف آپ کو توجہ کرنی پڑے گی ورنہ آئندہ مستقبل کے لئے یعنی آئندہ نسلوں کے لئے آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب مبلغات بھیجنے کی بجائے نہایت جھوٹی اور لچر مبلغات بھیجیں گی۔ جن کا کوئی بھی اثر نہیں ہوگا۔ اپنی حفاظت رکھیں اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت کریں اور یہ بات یقین کرلیں کہ کوئی منطقی چالاکی، کوئی دلیل یا نفس مضمون کی عظمت کام نہیں آسکتی۔ جب تک بات کہنے والی سچی نہ ہو۔

اس کی سچائی اور اسکی پاکیزگی اس کے کلام میں ایک غیر مرئی اثر پیدا کردیتی ہیں۔ آپ نے کبھی مقناطیس کا لوہا بھی دیکھا ہوگا اور عام لوہا بھی دیکھا ہوگا۔ دنیا کا کوئی سائنسدان بھی نظری طور پر اسکو دیکھ کر اسکے رنگ یا اس کی شکل وصورت کے فرق سے یہ بتا نہیں سکتا کہ یہ مقناطیس ہے اور یہ عام لوہا ہے لیکن نظر نہ آنے کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ مقناطیس میں ایک غیر مرئی یعنی نہ نظر آنے والی طاقت ہے اور دنیا کی سب سے بڑی طاقت غیر مرئی طاقت ہوا کرتی ہے۔ دنیا کا جتنا بھی کارخانہ چل رہا ہے اس کا

مرکزی فلسفہ یہ ہے

کہ یہ کارخانہ ظاہر نظر آنے والی طاقتوں سے کئی گنا زیادہ حیرت انگیز طور پر زیادہ ان غیر مرئی طاقتوں کا مرہون منت ہے جن کے متعلق انسان کو پتہ ہی نہیں کہ کس قسم کی طاقتیں کس طرح کام کر رہی ہیں۔ آج تک انسان ان کی کنہ ہی نہیں سمجھ سکا۔ اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ الفاظ کو غیر مرئی طاقت عطا ہوتی ہے تو غیر سائنسی بات نہیں ہے قانون قدرت اسی طرح پر ہے۔ اللہ تعالےٰ جسنے یہ کائنات بنائی ہے۔ اس نے اسی طرح کا نقشہ بنا رکھا ہے کہ کائنات میں سب سے عظیم طاقتیں وہ ہیں جو غیر مرئی ہیں۔

اور عظیم تر طاقتوں کا منبع سب سے بڑی ذات حضرت احدیت اللہ جلشانہ بھی ایک غیر مرئی طاقت ہے۔ وہی طاقت ہے جس کی برکت سے الفاظ میں عظمت پیدا ہوتی ہے اور الفاظ میں قوت ڈھلتی ہے۔ دنیا کو نظر نہیں آتی۔ لیکن وہ محسوس کرتی ہے۔ اس کے اثر سے بچ نہیں سکتی۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو بھی اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اسی کی برکت سے ایک غیر معمولی عظمت اور طاقت عطا کی گئی ہے۔ اس کلام کو بھی نہایت ہی پاکیزہ آواز میں پڑھیں۔ اس کی ریکارڈنگ کریں اور اس کے تراجم دنیا کے سامنے پیش کریں اس میں سے انتخاب کریں اور جہاں تک ممکن ہو ہم یہ کوشش کریں گے کہ غیر زبانوں میں بھی اس کا نظم میں ترجمہ ہو جائے۔ غیر زبانوں میں جب ترجمہ ہو تو وہ بھی نظم کی صورت میں ہو تاکہ بچے بھی اپنے اپنے ملکوں میں وہ گیت گاتے پھریں۔ یوگوسلاویا کا ایک جشنی بچہ ہے، جشنی بچی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ترنم کے ساتھ اردو میں یاد کرے۔ اور پھر عربی زبان میں بھی ترنم سے گائے۔ گلی گلی میں آپ کی زبان سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعریف ہو رہی ہو۔ اتنا گہرا اثر کرنے والا وہ کلام ہے کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ سوائے عاشق صادق کے کوئی یہ تعریف کر ہی نہیں سکتا۔ اس کی ٹیپیں بھی تیار کریں اور انشاء اللہ تعالےٰ اس کے تراجم میں ہم آپ کی مدد کریں گے۔

انصار اللہ اپنے طور پر

کام کریں گے خدام الاحمدیہ اپنے طور پر یہ کام کریں گے۔ بیک وقت تینوں تنظیمیں ایک دوسرے کے کام کا انتظار کئے بغیر یہ کام شروع کردیں۔

ان ٹیپوں کی تیاری کے بعد، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ان کے انتشار کا کام ہوگا پھر لجنہ کی مرکزی عہدہ داروں کا ایک مستقل گروپ بنانا پڑے گا۔ جو مختلف ممالک کے متعلق اس بات کی ذمہ دار ہوگی کہ ان سکیموں کی تنفیذ صحیح ہو رہی ہے۔ پس اس کام کے لئے لجنہ کا ایک الگ مرکزی گروپ ہونا ضروری ہے۔ جس کے لئے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی کارکنات لی جاسکتی ہیں۔ جن سے اصلاح وارشاد کی ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ وہ سب ملکر اس بات کی ذمہ دار ہوں اور تعمیل اور تنفیذ کے کام کی نگرانی کرے۔ اور تمام دنیا کی لجنات سے واسطہ رکھے اور ان کو یاددہانی کروائے کہ آپ نے یہ کام نہیں کروایا اتنی دیر ہوچکی ہے۔ آپ کی یہ سکیم تھی اس کے متعلق رپورٹ نہیں آئی۔ ایک مرکزی صدر رپورٹیں پڑھتا تو ہے لیکن اس کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ اتنی تفصیل کے ساتھ نگرانی کرسکے۔ پس یہ گروہ ہوگا جو نگرانی بھی کرے گا اور یاددہانیاں بھی کروائے گا اور ضرورتیں معلوم کرے گا کہ آپ کو تبلیغ کے سلسلہ میں جو مشکلات ہیں جو ضرورتیں ہیں وہ پیش کریں۔

لیکن جہاں تک

سوال وجواب کی کیسٹ

کا تعلق ہے مرکزی کیسٹ تیار ہوں گی۔ جو ساری دنیا کو بھجوائی جائیں گی۔ لیکن ان کے علاوہ ہر ملک اپنے حالات کے مطابق اپنی زبانوں میں بھی کیسٹ تیار کرے۔ مثلاً نائیجیریا کی ضروریات کے لئے یوروبا زبان میں کیسٹ تیار ہو۔ اگر کوئی چینی ماہر موجود نہ ہو تو ہم کیسٹ کا ترجمہ چینی زبان میں کروالیں گے۔ انگلستان میں انگریزی زبان میں کیسٹ تیار ہونی چاہئیں۔ جرمنی میں جرمن زبان میں کیسٹ ہونی چاہئیں۔ سوئٹزرلینڈ میں جرمن زبان میں ہونی چاہئیں۔ بلجیم اور فرانس میں فرانسیسی زبان میں تیار ہونی چاہئیں۔ وہ جو کیسٹ اپنے ملکوں میں تیار کریں۔ ان کی کم از کم ایک ایک نقل لازماً لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھیجیں اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ وہ تمام اپنی لجنات کو بھجوائے کہ اگر تمہارے پاس مثلاً یوگوسلاوین زبان بولنے والی عورت آتی ہے تو تمہارے پاس پوری ذمہ داری کے ساتھ ایک ایسی چیز ہونی چاہیئے کہ تم اس کو کہو کہ ہم تمہاری زبان تو نہیں سمجھتیں۔ لیکن یہ ایک سوال وجواب کی مجلس ہے اس کو سن لو۔ اس کیسٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہوگا اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں تو کس مشن کو لکھیں مثلاً اگر یوگوسلاویہ میں ہمارا مشن نہ ہو تو ہم مرکز کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ یہاں ہمارے پاس البانین زبان کے جو یوگوسلاویہ میں بکثرت بولی جاتی ہے، ایک اچھے ماہر موجود ہیں وہ ان کیسٹ کا ترجمہ بھی کرسکتے ہیں۔ اور ان سے بعد ازاں مزید گفت وشنید کے لئے زیر تبلیغ لوگوں کا رابطہ بھی کروایا جاسکتا ہے۔ پھر انہیں کیسٹس کے اندر مشنوں کے پتے بتائے جاسکتے ہیں مقصد یہ ہے کہ یہ کیسٹ تمام دنیا کی لجنات کے پاس موجود ہوں اور جب ضرورت پڑے ان کو فوراً DUPLICATE کرلیں۔

اب آپ سوچیں کہ خدا تعالےٰ نے کتنا فضل فرمایا ہے، ہمارے لئے کیا اچھا راستہ کھولا ہے۔ اگر اس سکیم میں آپ

ایک ہزار کیسٹ

تیار کرلیں تو زیادہ سے زیادہ صرف تیس ہزار روپے میں تیار ہوجائیں گی۔ اور اگر ہول سیل تیار کروائیں تو پچیس ہزار روپے میں تیار ہوجائیں گی۔ اگر پچیس ہزار روپے میں پچیس زبانیں ہمارے قبضۂ قدرت میں آجائیں اور ان زبانوں میں ہم تربیت بھی کرسکیں، تبلیغ بھی کرسکیں، اسلام کی بہترین تعلیم سے تعارف بھی کراسکیں، تو کتنا پیارا اور کتنا سستا سودا ہے۔ اور پھر کسی سنسر کی ضرورت نہیں، کسی پابندی کی ضرورت نہیں، اکٹھے سٹاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ کتابیں تو آپ اس طرح شائع نہیں کرسکتے کہ ایک آج کی اور ایک کل کرلی اور جب کسی نے مانگی تو ایک اور شائع کرلی۔ وہ تو ہوسکتا ہے، لاکھ لاکھ روپے کی ایک کتاب پڑ جائے مگر کیسٹ میں بڑا آرام ہے۔ لجنات اپنے پاس نمونے کی کیسٹ رکھیں گی۔ جب ضرورت پڑے اس کی دو بنالیں، تین بنالیں، چار بنالیں۔ حسب ضرورت وہ پھیلیں گی۔ اس سے زیادہ بنا کر رکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

اس کے لئے مرکزی لجنہ کو جو سامان چاہیئے وہ سامان مہیا کرے۔

جس قیمت پہ بھی ملتا ہے منگوائیں

باہر لجنات کے پاس پیسے پڑے ہوں گے۔ انگلستان کو لکھیں۔ جرمنی کو لکھیں۔ جاپان سے معلومات حاصل کریں۔ جہاں سے بھی سستا ملتا ہو منگوائیں۔ سب سے زیادہ سستا غالباً انگلستان سے مل سکے گا۔ ایکسپورٹ پرائس (EXPORT PRICE) پہ تو قیمت اور بھی کم ہوجائیگی اس کی باقاعدہ ڈیوٹی دیں۔ ہرگز کسی قسم کی سمگلنگ نہیں کرنی۔ اگر پچاس ہزار بھی ڈیوٹی دینی پڑے تو پچاس ہزار دیں۔ اگر لجنہ کے پاس پیسہ نہیں ہے تو مجھ سے لے لے۔ لیکن بہرحال یہ کام ہوگا۔ پیسے کی کوئی روک اس کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ کب تک ہوجاتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس وقت آپ کے پاس کتنے ذرائع ہیں، مرکزی مجلس میں کتنی خواتین ہیں۔ ان باتوں میں شامل ہونے کے لئے۔ اس لئے آپ اندازہ کرکے مجھے خود بتائیں کہ کتنے مہینے کے اندر اندر انشاء اللہ تعالےٰ آپ اس سکیم کو عملی جامہ پہنا دیں گی۔

لیکن

میری ایک نصیحت

آپ کو بھی ہے اور لجنہ کی ہر شاخ کو بھی کہ یہ طریق کار بدل لیں کہ سوائے چند کارکنات کے جو مخلص مانی جاتی ہیں اور کسی کے اوپر ذمہ داری ڈالی ہی نہیں جاتی۔ یہ بہت بڑے نقصان کا سودا ہے۔ ٹیم بڑھانی چاہیئے جتنی زیادہ ٹیمیں بڑھائی جائیں۔ اتنا ہی زیادہ سلسلے کا کام آسان ہوگا اتنا ہی زیادہ بابرکت ہوگا۔ عورتوں میں چونکہ مردوں کی نسبت حسد کا مادہ بھی زیادہ ہے رشک کا مادہ بھی زیادہ ہے۔ اس لئے بعض دفعہ یہ نقصان بھی پہنچ جاتا ہے کہ بعض لجنات کی ممبرات کہنے لگ جاتی ہیں کہ سب کچھ ان کے سپرد ہے ہمیں اس سے کیا۔ جو کام ہوتا ہے وہی کرلیتی ہیں۔ سب کچھ انہی کا ہے اور پھر خواہ مخواہ لڑائیاں شروع ہوجاتی ہیں۔ بعض ملکوں میں میں نے دیکھا ہے اور مجھے انتہائی دکھ پہنچا کہ لجنہ آپس میں اس طرح لڑ رہی ہیں کہ جس طرح دو دشمنوں کے کیمپ لگے ہوتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگر تم آپس میں لڑو گی تو دین کی خدمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کون کرے گا اور دین کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے کہاں جان باقی رہ جائے گی۔ اس لئے ہرگز لڑائی نہیں کرنی اور اس قسم کے مواقع نہ دیں جن کے نتیجہ میں بعض ممبرات یہ سمجھیں کہ ہم سے اور سلوک ہو رہا ہے اور دوسروں سے اور سلوک ہو رہا ہے۔ خدمت کی راہیں سب کے لئے کھلی ہیں کوئی اس سے محروم نہیں کیا جائے گا اور لجنہ کا مفاد اس میں ہے کہ

زیادہ سے زیادہ نئی کارکنات

کو شامل کر کے ان پر ذمہ داریاں ڈالی جائیں اور ان کی تربیت کی جائے۔ اس سے بہتر تربیت کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا کہ دین کی خدمت کا تھوڑا تھوڑا موقع دینا شروع کرو۔ اگر کوئی بے پردہ ہے اگر کوئی اسلامی تہذیب کی باغی ہو چکی ہے اور وہ کھلے بندوں اس طرح پھرتی ہے کہ اس کو کوئی شرم اور حیا نہیں کہ میں کس کی نمائندہ ہوں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر کیا داغ لگا رہی ہوں، تو اس کو کام نہیں دینا۔ وہ ہرگز میرے ذہن میں نہیں ہے۔ لیکن عام سادہ ہماری پیاری بیٹیاں ہیں، بچیاں۔ بیبیاں

بہت مخلص خواتین

ہیں جماعت احمدیہ کی۔ ان کو ذرا سا اشارہ کرو۔ وہ جان نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں ان پر بدظنیاں نہ کریں۔ ان کے حوصلے بڑھائیں۔ ان کو پروگرام میں شامل کر لیں اور رفتہ رفتہ یہیں بڑھائیں۔

چنانچہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہر شعبہ کے ساتھ ربوہ کی بیس بیس پچیس پچیس لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ آپ ایسے نام مانگ سکتی ہیں۔ جن میں خدمت کا جذبہ ہو۔ ان میں سے چنیں۔ ہر شخص کو اس کی ذہنی اور قلبی کیفیت اور قابلیت کے مطابق کام دیں تو جو کام مشکل نظر آ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ آسان تر ہوتا چلا جائے گا۔ ایک دفعہ نظام جاری کرنے میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں۔ جب جاری ہو جاتا ہے۔ تو پھر آسانی کے ساتھ اپنی راہوں پہ چل پڑتا ہے پھر منتظمین کا کام ہلکا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

یہ مختصر خاکہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ حقیقت میں لجنہ اماء اللہ ثابت ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیں۔"

بقیہ:۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ

یاد رہے کہ پچھلے سال زائرین کو ملا کر کل حاضری ۴۱۶۱ تھی جبکہ امسال ۴۱۳۰ ہے۔ تاہم پچھلے سال کی نسبت سے زائرین کی تعداد میں ۹۹۴ افراد کا اضافہ ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اس طرح سے جو معمولی کمی ایک طرف سے پیدا ہوئی اس کو دوسری طرف سے اللہ تعالیٰ نے پورا فرما دیا۔ سائیکل سواروں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا انصار سائیکل سوار بھی امسال نئی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ انصار کی بہت سی ایسی مجالس حاضر ہوئی ہیں جو پچھلے سال نہیں آئی تھیں ان میں اضلاع جھنگ، سیالکوٹ اوکاڑہ، راولپنڈی اور ملتان شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا امسال انصار نے سائیکل پر آنے کے ضمن میں بعض اور منزلیں بھی طے کی ہیں۔ پہلے بالعموم سائیکل پر آنے والے انصار کی اوسط عمر کم ہوتی تھی خدام سے نکل کر جب انصار میں شامل ہوتے تھے تو قریب کے زمانے تک ہی انصار یہ سمجھتے تھے کہ وہ سائیکل پر سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن امسال گذشتہ سال کی نسبت اس پہلو سے بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ انصار کی ہمتوں کی جوانی کا نشان ہے اس سال سب سے زیادہ عمر کے جو انصار بزرگ سائیکل پر آئے ہیں ان کی عمر ۸۰ سال ہے ان کا نام مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہے اور یہ چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ سے سائیکل پر اس اجتماع میں شرکت کے لئے آئے ہیں ان کے علاوہ ایک اور جوان ہمت انصار مکرم علی محمد صاحب ہیں جن کی عمر ۷۵ سال ہے اور یہ ۷۵۰ میل کا سفر طے کر کے تھرپارکر سے سائیکل پر آئے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان نومسلم ہیں جن کے والدین ابھی ہندو ہیں اور انہیں حال ہی میں اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ پہلے سالانہ اجتماع خدام پر بھی آئے تھے اب ان بزرگ مکرم علی محمد صاحب کے ساتھی بن کر آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ ہر رنگ میں اپنی محبت اور پیار کے جلوے دکھا رہا ہے اور دن بدن احمدی بوڑھے جوان ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ بات انصار کے لئے خوشی اور خدام کے لئے ایک لحاظ سے فکر کی بات ہے۔

حضور نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے (جبکہ حضور خود صدر مجلس انصار اللہ تھے) کے دور کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا۔ پہلے میں انصار کے ساتھ ہوا کرتا تھا کوشش بھی ہوتی تھی اور دعا بھی کرتا تھا کہ انصار خدام سے آگے نکل جائیں اس سچے اسلامی مقابلہ کی روح فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر یہ کوشش ہوتی تھی۔ مگر اب تو میں دونوں میں سانجھا ہو گیا ہوں۔ اب ممکن نہیں کہ ایک کے لیے دوسرے سے بڑھ کر دعا کروں۔ اب تو جو جیتے گا اس کی زیادہ خوشی ہوگی حضور نے فرمایا انصار کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے اوپر سے بڑھاپے کا داغ مٹا کر جوانوں کو جوان ہمتوں سے چیلنج کریں اور جوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی جوانیوں کی لاج رکھیں اور بوڑھوں کو آگے نہ نکلنے دیں۔ حضور نے فرمایا بعض پہلوؤں سے انصار کو فوقیت بھی ہے کہ وہ عمر کے ایسے حصے میں ہیں جہاں عبادت اور دعاؤں کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ بعض انصار ایسے ہیں جو کچھ نہیں کر سکتے مگر لیٹے لیٹے وہ جو دعائیں کرتے ہیں ان میں اتنی قوت اور توانائی ہوتی ہے کہ وہ ہزاروں چلنے والوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔

حضور نے اس ضمن میں بطور مثال حضرت مولوی محمد دین صاحب کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا حضرت مولوی محمد دین صاحب کی عمر ایک سو سال سے تجاوز کر چکی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے قدیمی اور نہایت مخلص صحابہ میں سے ہیں۔ بولنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ جب میں سپین سے واپسی پر ان کو ملنے گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ بہت دعائیں کرتے رہے ہیں اور ان کو یہ حسرت رہی ہے کہ کاش وہ بھی مسجد سپین کے افتتاح میں شامل ہو سکتے۔ حضور نے فرمایا میں نے انہیں کہا کہ آپ کی جگہ خدا تعالیٰ کے فرشتے شامل ہوئے اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ ہم نے اپنی آنکھوں سے وہاں دیکھا۔ حضور نے فرمایا ایسے لوگوں کی دعاؤں میں وہ طاقت ہے کہ وہ عرش کے پائے ہلا دیا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا انصار کو بھی دعاؤں کی قوت سے بہت تیزی سے آگے بڑھنا چاہیئے وہ اپنی ہر قسم کی کمی کو دعاؤں کی برکت سے پورا کر کے اپنے دامن کو بھر سکتے ہیں۔

وقفِ زندگی کی تحریک

حضور نے فرمایا میں انصار کو وقف زندگی کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ سلسلہ کو بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے کام پھیل رہا ہے ہر پہلو سے کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے جو کام ہاتھ میں ہیں ان کو پورا کرنے کیلئے مزید انسانی قوت کی ضرورت ہے اور جو ابھی توجہ طلب ہیں ان کے لیے اور بھی زیادہ افراد چاہئیں۔ اس لیے بکثرت ایسے انصار چاہئیں جو قرآنی ارشاد

من انصاری الی اللہ

کے تحت خدمت کے لیے آگے آئیں۔ حضور نے فرمایا اس حکم قرآنی میں کسی عمر کی تخصیص نہیں ہے مگر میرا یہ خطاب خاص انصار سے اس لیے ہے کہ فوری ضرورتیں بہت ہیں۔ انصار میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ رہے ہیں بعض پہنچ چکے ہیں بعض کو معاش کے کچھ اور ذرائع میسر آ گئے ہیں۔ غالباً زیادہ ایسے ہیں جن کو ریٹائرمنٹ کے بعد کام بھی نہیں ملتا اور جن کو نہیں ملتا ان کے لیے اس سے زیادہ خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی بقیہ عمر رضاکارانہ طور پر وقف کر دیں اس میں سلسلہ مالی لحاظ سے ان کو کچھ نہیں دے گا۔ اگر وہ گھر بیٹھے گذارا کر سکتے ہیں تو مرکز میں رہ کر بھی گذارا کر سکتے ہیں تاہم اگر کسی کو ضرورت ہو تو کھانے پینے اور رہائش کا انتظام مرکز کر سکتا ہے۔ بہرحال چونکہ کام بہت بڑھ گیا ہے اس لئے خالص رضاکار واقفین کی زیادہ ضرورت ہے حضور نے فرمایا جو لطف وقف کی زندگی میں ہے وہ کسی اور میں نہیں انسان محض خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی گردن چھری تلے رکھ دے اور سلسلہ سے کہے کہ میں حاضر ہوں جس طرح چاہو کام لو۔ حضور نے فرمایا ایسے انصار جن کو دنیا کے ذرائع میسر ہیں اگر ان کے حالات اجازت دیں تو میری ان کو یہی نصیحت ہے کہ وہ رضاکارانہ وقف کا بہت بہتر راستہ اختیار کریں۔ جتنے زیادہ واقفین سلسلہ کو میسر ہوں گے اتنی تیزی سے اسلام کو فتح حاصل ہوگی۔ حضور نے فرمایا ہمیں ایسے بھی واقفین چاہئیں جو مرکز سے باہر جا کر بھی رضاکارانہ وقف کریں۔ حضور نے فرمایا میں اس سلسلے میں پہلے ہی وقف کی تحریک کر چکا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہوا چلی ہوئی معلوم ہوتی ہے چنانچہ نام بھی پیش ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ انگلستان یورپ اور پھر کراچی اور پنجاب کے علاقوں سے بھی نام آ رہے ہیں۔ ایسے احباب اس ارادے کا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر رضاکارانہ وقف کے لئے تیار ہیں۔ بعض نے تو آ کر اصرار کیا کہ ابھی اور اسی وقت کام لیا جائے۔ سرگودھا سے ایک دوست آئے اور کہا کہ مجھے چین نہیں پڑے گا۔ ابھی کام میں چاہے کلرک لگا دیں چاہے چپڑاسی لگا دیں کوئی گلہ کبھی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری جو میرے پاس کھڑے تھے ان کو میں نے کہہ دیا کہ ان کو کام دیں۔

حضور نے فرمایا اگر ایسے احباب کے لئے سلسلہ کے پاس فوری کام نہ ہو اور انہیں کچھ عرصہ بیکار بھی رہنا پڑے تو اللہ تعالیٰ کی خاطر بیکاری کی زندگی بھی ہزار ہا کاموں سے بہتر ہے حضور نے اس بات کی وضاحت مشہور نابینا شاعر ملٹن کے ایک شعر کے حوالے سے کی جو اپنی نہایت کامیاب اور فعال زندگی کے بعد اندھا ہو گیا تھا اور اس وجہ سے اس کی زندگی میں قدم قدم پہ دکھ بھر گئے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ:۔

THE ALSO SERVED WHO
STAND AND WAIT

کہ جو کھڑے ہو کر خدمت کا انتظار کرتے ہیں ان کو بھی نوازا جاتا ہے حضور نے فرمایا ملٹن تو ایک خیالی اور تصوراتی خدا سے محبت کرتا تھا۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی بات کہہ سکتا ہے تو ہم تو ایک حقیقی اور زندہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ ہمیں تو اس سے کہیں زیادہ عاجزی اور گریہ وزاری سے اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنا چاہیئے۔ کثرت سے ایسے لوگ سامنے آئیں جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دنیا کمانے میں گزارا ہو۔ حضور نے فرمایا دنیا کمانے کا کام کافی ہو گیا اب اللہ کے حضور حاضر ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو اٹھائیں۔ حضور نے فرمایا وہ لوگ خود کو بڑا خوش قسمت سمجھیں جن کی آخری سانس خدا تعالیٰ کے حضور کام کرتے ہوئے نکلے۔

نوجوان بھی آگے آئیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ نوجوان آگے آئیں اس پہلو سے بھی انصار خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ انصار عمر کا وہ طبقہ ہیں جن سے ان کے بچے محبت رکھتے ہیں، اپنے ماں باپ کا خاص احترام کرتے ہیں ان کی بات ان کے بچوں، یا بھتیجوں بھانجوں پر خاص اثر رکھتی ہے وہ گھر گھر جا کر نوجوانوں کو بتائیں کہ سب سے زیادہ امن سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے جو واقفین وفا کے ساتھ خدمات بجا لاتے ہیں ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضور نے انصار سے فرمایا اپنی اولادوں بچوں کو خوب پڑھا لکھا کر کہو کہ اب اپنا نام خدمت کے لئے پیش کر دو۔

حضور نے فرمایا اس کثرت سے نام آنے چاہئیں کہ ہم کو چناؤ کرنا پڑے یہ نہ ہو کہ تعداد میں کم ہوں۔ حضور نے فرمایا اسی شان سے جماعت پہلے بھی اپنے آپ کو وقف کر چکی ہے حضرت مصلح موعود نے جب وقف کرنے کی تحریک کی تو ایسی درد بھری درخواستیں آتی تھیں کہ پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا مخلصین کہتے تھے کہ اے خدا کے خلیفہ! ہمیں قبول کر ہم کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے حضور نے فرمایا ایسے ہی دیوانوں سے دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ فرزانوں کے ہاتھ سے تو یہ دنیا تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی ہے اُن دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کر دیں ایسے خدام کو آمادہ کرنے کے لئے انصار کو اللہ کے فضل سے ایسا مقام حاصل ہے کہ وہ بہت خدمت کر سکتے ہیں۔

بدرسوم کے خلاف جہاد

حضور نے ایک اور اہم بات انصار سے یہ فرمائی کہ نئی بدرسوم کے خلاف جہاد کریں۔ حضور نے فرمایا تحریک جدید کے بہت سے مطالبوں میں سے ایک یہ بھی تھا کہ زندگی کو تعیش سے بچا کر سادگی کی طرف لاؤ۔ لہو ولعب کے جو سامان دنیا نے ایجاد کئے ہیں۔ ان سے خود کو توڑ کر خدمت کے مقام کی طرف لانا بہت مشکل کام ہے۔ حضور نے فرمایا ہم یہ چاہتے ہیں کہ حرام تو حرام بعض حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دیں تاکہ وہ معاشرہ پیدا ہو جو ہمارے مقاصد کے حصول میں ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا بعض زمینوں کی آب وہوا بعض پھلوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جنہوں نے وقف کرنا ہے ان کو لازماً سادگی کی آب وہوا چاہیئے ایسا ماحول اور ایسی آب وہوا چاہیئے کہ جس میں مذہبی اقدار کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ زندگی کی لذتوں کے رُخ معین ہوں۔ لذتیں تو پھر بھی حاصل ہونگی۔ لیکن یہ لذتیں، قربانی، خدمت اور عظمت کردار کے نتیجے میں حاصل ہوں۔ یہ لذتیں دنیا کی لذتوں سے بہت بالا اور فائق ہیں۔ اس لئے کسی بے لذت زندگی کی طرف آپ کو نہیں بلایا جا رہا بلکہ ایسی زندگی کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ جس کی لذت آپ ایک دفعہ چکھ لیں تو پھر واپس جانے کا نام نہ لیں۔

حضور نے اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے معاشرے میں پاک زندگی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ مرور زمانہ سے کئی بدیاں زندگی میں داخل ہو گئی ہیں۔ بیاہ شادیوں کے موقع پر بدرسوم شامل ہو گئی ہیں۔ بے پردگی پھیلتی جا رہی ہے۔ اس کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ دنیا کی لذتوں کے حصول کی باہمی دوڑ شروع ہے۔ ذوق بگڑ رہے ہیں۔ ساری دنیا کا یہی حال ہو رہا ہے۔ اور اس سے بعض احمدی بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کا اثر لازماً پڑتا ہے اور پہلے سرحدوں پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے کہا ہے کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو۔ مقصد یہ ہے کہ بیماری کو باہر جا کر پکڑو اور موقع نہ دو کہ وہ زندگی کے اندر داخل ہو۔ ورنہ یہ بیماری کینسر بن جاتی ہے۔

حضور نے توقع ظاہر فرمائی کہ اس میں انصار نمایاں کردار ادا کریں گے۔ اس سے خدا کے فضل سے تبدیلیاں ظاہر ہونگی۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک بہت پیاری اور پاکیزہ جماعت ہے۔ دنیا بھر میں ایسی جماعت کی کوئی مثال نہیں۔ یہ جماعت ہیروں اور جواہرات سے بہت قیمتی جماعت ہے۔ اس کو ذرا سا جگاؤ اشارہ کرو تو بہت تیزی سے ردّ عمل دکھاتی ہے۔ حضور نے فرمایا حالیہ دورۂ یورپ میں جماعت نے میرے کہنے پر بہت تیزی سے ردّ عمل ظاہر کیا۔ حالانکہ میں نے بڑی اونچی توقع قائم کی تھی مگر ان کا ردّ عمل میری توقعات سے بھی اوپر نکل گیا۔ یہ دیکھ کر میرا دل حمد سے بھر گیا۔

حضور نے فرمایا انصار کا کام تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا ہے۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور دن بدن جماعت کو اس کے اعلیٰ مقصد کی طرف تیزی سے لے جائے جس کا ہم لمبے عرصہ سے انتظار کر رہے ہیں۔ اب تو دل بے قرار ہے کہ اللہ وہ دن جلد دکھائے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب سے بلند ہو۔ اور سارے دوسرے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں۔

اس کے بعد حضور اپنی نشست پر واپس تشریف لے گئے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

عہدیداران جماعت کی خدمت میں ضروری گزارش

مساجد کے آداب کو زیادہ سے زیادہ ملحوظ رکھا جائے

جملہ عہدیداران جماعت اور مربیانِ کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جہاں عام تربیتی امور کی طرف احباب کو توجہ دلاتے رہا کریں وہاں خاص طور پر "مساجد کے آداب" کے بارے میں بھی آگاہی کریں اور اس امر کا خیال رکھیں کہ احباب ان کی زیادہ سے زیادہ پابندی کریں۔ مساجد کے آداب میں سے ایک بہت ضروری ادب نمازوں سے پہلے اور نمازوں کے بعد خاموشی اور وقار کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا اور ہر نوع کے شور سے کلیتہً اجتناب کرنا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ نماز کی انتظار میں یا نماز کی ادائیگی کے بعد جب عام دوست ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں یا سنتوں کی ادائیگی میں مصروف ہوتے ہیں۔ کئی ناواقف لوگ باہم باتیں کرنے لگ جاتے ہیں اور ایک شور سا پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے اور مسجد کا تقدس بھی نظر انداز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نمازوں کے وقت صفوں کا سیدھا ہونا اور پہلے پہلی صفوں کا پُر ہونا ضروری ہے۔ احباب کو اس کے لئے بھی مسلسل تلقین کی ضرورت ہے۔ آئندہ جلسہ سالانہ آ رہا ہے۔ جلسہ گاہ میں بھی صفوں کو اسی طرح ٹھیک رکھا جا سکتا ہے۔ جب دوستوں کو اس امر کی اہمیت کا پورا احساس ہو اور بار بار کی توجہ دلانے سے وہ اس کے پابند ہو جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ضروری گزارش

بعض احباب دوسرے جماعتی اداروں کے نام بھیجی جانے والی رقوم الفضل کو بھیج دیتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ متعلقہ اداروں کو براہِ راست رقوم بھجوائیں اس طرح ان کی رقم منزلِ مقصود پر جلد پہنچ جائے گی۔ (منیجر)

تبدیلی دوکان

ہماری سپورٹس کی دوکان مون سپورٹس تبدیل ہو کر یادگار حضرت اماں جان (نزد دارالضیافت) کے سامنے چلی گئی ہے۔ کرم فرما نوٹ فرمالیں۔

سپورٹس کے علاوہ واشنگ مشین دس سالہ گارنٹی کیساتھ اور کوالٹی الیکٹرک فین مناسب نرخوں پر حاصل کریں۔

مون سپورٹس اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز نزد دارالضیافت ربوہ

گردے مثانے کی ادویات

گردے مثانے کی پتھریوں کے لئے کڈنی سٹون کورس ۳۰ روزہ — Kidney Stone Course 150/-
پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھ جانا — Prostate Cure 15/-
پیشاب کی کثرت بار بار آنا — Urination Cure 15/-
پیشاب کا (بے اختیار) قطرہ قطرہ گرنا — Urine Dribbling Cure 15/-
پیشاب کی بندش رکاوٹ — Urine Retention Cure 15/-
پیشاب کا جلن اور درد کے ساتھ آنا — Dysuria Cure 15/-
پیشاب میں پیپ وغیرہ آنا — Kidney infection Cure 15/-
پیشاب میں دھات آنا (جریان) — Spermatorrhea Cure 15/-
پیشاب میں خون آنا — Hematuria Cure 15/-
کمی پیشاب سے استسقاء جلندھر — Dropsy Cure 15/-

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔
کیمسٹوں سے ۱۲ روپے فی کیور۔ ڈاک سے ۱۵ روپے فی کیور۔ رجسٹرڈ

خاص سٹاکسٹ

لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
سرگودھا: العزیز میڈیکوز چوک سبزی منڈی
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
جھنگ: خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ
خانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
حیدرآباد: نور میڈیکل سٹور شاہی بازار
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹورز بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
پشاور: علی برادرز کیمسٹ خیبر بازار
مردان: ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
راولپنڈی: الکیمسٹ کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ
اوکاڑہ: المستقیم میڈیکوز۔ ہسپتال بازار
شیخوپورہ: الفیصل میڈیکل ہال سرگودھا روڈ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606/607